

بسم اللہ الرحمن الرحیم

”اپرل فول“۔ ایک طوفانِ بدتمیزی

بلکہ مہلک و جان لیوا رسم ہے

تحریر: ابوعدنان محمد منیر قمر (سپریم کورٹ، انڈیا)

احساس کمتری میں مبتلا لوگ مغرب کی ہر چھوٹے بڑے معاملہ میں تقلید و نقالی کو اپنے لئے ترقی و کامیابی کا راز سمجھتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آج اگر امتِ اسلامیہ کے حالات پر ذرا سی نظر ڈالی جائے تو بیشمار بیماریاں ایسی نظر آئیں گی جن کا اسلامی تہذیب و معاشرت سے دور کا بھی واسطہ نہیں، بلکہ شریعتِ اسلامیہ میں ان کے خلاف واضح ہدایات موجود ہیں، اسکے باوجود مسلمان اُن عادات و اطوار اور رسوم و رواج کو اپناتا جا رہا ہے، اور یوں دھیرے دھیرے اپنے اسلامی تشخص اور مسلم آئیڈنٹی کو کھوتا جاتا ہے۔

نتیجہ یہ کہ شکل و شباهت، اندازِ خورد و نوش، نشست و برخاست، خوراک و پوشاک، چال ڈھال اور کام کاج غرض ہر معاملہ میں اغیار کی نقل کرنے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔

اور تمام ذرائعِ ابلاغ [میڈیا] انہیں اس نقالی پر اکساتے رہتے ہیں، کبھی ہندوؤں کے گستاخ رسول ﷺ شخص کی یاد میں منائی جانے والی تقریبات [سنت میلہ] کے نام سے مناتے ہیں، اور اسمیں بڑے بڑے ناموروں کو پتنگ بازی کرتے دکھایا جاتا ہے۔

کبھی مجوسیوں کے جشنِ نوروز اور کبھی جشنِ بہاراں میں مگن نظر آتے ہیں، اور ان میلوں پر لاکھوں کروڑوں روپے برباد کئے جاتے ہیں، کہیں سرکاری سطح پر اور کہیں غیر سرکاری رنگ میں، جبکہ ان میں سے کوئی بھی چیز اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں رکھتی۔ حجاب اٹھتا جا رہا ہے، عورتیں پردہ چھوڑ رہی ہیں اور وہ پردہ مردوں کی عقلوں پر پڑتا جا رہا ہے۔

ایسی ہی بیشمار رسوم و عادات میں سے ایک ”اپرل فول“ منانے کی رسم بھی ہے، فرنگیوں نے آپس میں ایک دوسرے کو الو بنانے کے لئے اور دوسروں کو پریشانی میں مبتلا کر کے خود خوش ہونے کے لئے اس اپرل فول نامی رسم کو رواج دیا اور ہماری قوم نے اسے ہاتھوں ہاتھ قبول کیا۔

اسکے حرام ہونے کے دلائل :

اسلامی شریعت تو کیا؟ اسلامی تہذیب و ثقافت کے بھی منافی اس مہلک و جان لیوا رسم ”اپرل فول“ کے بارے میں قرآن

وسنت میں کئی ایسے واضح اشارات موجود ہیں جو اسکی قباحت و شاعت کے ساتھ ساتھ اسکی حرمت کا پتہ دیتے ہیں (نیز دیکھیے: ”ہفت روزہ اہلحدیث، لاہور“ جلد مضمون ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر)۔ مثلاً:

① جھوٹ کا عنصر: اس رسم کی ادائیگی تب تک ممکن ہی نہیں جب تک جی بھر کر جھوٹ نہ بولا جائے، کسی کو کہا کہ تمہارا فلاں رشتہ دار فوت ہو گیا ہے، فلاں کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے، فلاں کو یہ ہو گیا ہے اور فلاں کو وہ۔ اور یہ سب دوسروں کا مذاق اڑانے کے لئے جھوٹ ہوتا ہے، جبکہ جھوٹ کی اسلام میں قطعاً اجازت نہیں ہے، چنانچہ قرآن کریم کے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے منافقین کے بارے میں فرمایا:

﴿وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ﴾ ☆

”..... اور انکے جھوٹ بولنے کے سبب انہیں دردناک عذاب ہوگا“۔ (سورۃ البقرۃ، آیت: ۱۰)

اور آگے چل کر ایک جگہ فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ﴾ ☆

”بیشک اللہ جھوٹے اور ناشکرے شخص کو ہدایت نہیں دیتا“۔ (الزمر: ۳)

اور جھوٹ بولنا تو قرآن کریم کی رو سے باعث لعنت فعل ہے، جیسا کہ واقعہ مباہلہ میں اللہ نے نبی ﷺ سے فرمایا:

﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ وَنَجْعَلْ لَعْنَتَ

اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ﴾ ☆

”آپ انہیں کہہ دیں کہ آؤ ہم اپنے بچوں اور عورتوں کو بلا لیتے ہیں اور تم اپنے بچوں کو عورتوں کو بلا لو اور ہم خود آ جاتے ہیں

اور تم بھی آ جاؤ اور پھر دونوں فریق اللہ سے دعاء والتجاء کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں“۔ (سورۃ آل عمران، آیت: ۶۱)

اور نبی ﷺ کی احادیث میں بھی جھوٹ کی بڑی مذمت آئی ہے، چنانچہ صحیح بخاری و مسلم میں ہے:

..... إِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ

اللَّهِ كَذَّابًا .

”..... جھوٹ بندے کو فجور و نافرمانی کی طرف لے جاتا ہے اور فجور و نافرمانی اسے جہنم تک پہنچا دیتی ہے، بندہ جھوٹ

بولے چلا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ کے یہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ (صحیح بخاری ۴۲۳۱۰، صحیح مسلم حدیث: ۲۶۰۷، وریاض

الصالحین بمراجعة الارناؤوط حدیث: ۱۵۴۲)

اور بخاری و مسلم میں ہی رسول اللہ ﷺ نے منافق کی جو چار علامتیں بتائی ہیں ان میں سے خیانت، بدعہدی اور گالی گلوچ

کے علاوہ چوتھی علامت ہی یہ جھوٹ بولنا ہے، چنانچہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

آيَةُ الْمُنَافِقِ اَرْبَعَةٌ : ”منافق کی چار نشانیاں ہیں :..... اور ان میں سے ایک یہ ہے :

..... وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔“ (صحیح بخاری ۸۴۱، صحیح مسلم حدیث: ۵۸)

اور منافق کی سزا اتنی سخت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا﴾ ☆

”بیشک منافقین جہنم کی سب سے گہری و پچی کھائی میں ہونگے اور تم کسی کو ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔“ (النساء: ۱۴۵)

اور صحیح بخاری شریف میں واقعہ معراجِ مصطفیٰ ﷺ سے متعلقہ ایک طویل حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے جن لوگوں کو عذاب دیا جا رہا تھا انہیں دیکھا، ان میں سے ایک آدمی کے جڑوں اور باجھوں کو گدی تک چیرا جا رہا تھا، اسکی ناک کے نتھنے بھی گدی تک چیرے جا رہے تھے، اور اسکی آنکھیں بھی گدی تک چیری جا رہی تھیں۔ اور نبی ﷺ کے پوچھنے پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا:

فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَعْدُو مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ تَبْلُغُ الْآفَاقَ .

”کہ یہ آدمی صبح اپنے گھر سے نکلتا اور جھوٹ بولتا جو دنیا کے کناروں تک پھیل جاتا۔“ (صحیح بخاری ۳۸۴۱۲-۳۹۰،

ریاض الصالحین، حدیث: ۱۵۴۴-۱۵۷۷)

② دھوکہ دہی : اپریل فول کی رسم ادا کرنے کے لئے دھوکہ دہی کی جاتی ہے جو کہ اسکی ادائیگی کا ایک لازمی عنصر ہے، جبکہ

دھوکہ دہی کو اسلام نے حرام قرار دیا ہے، حتیٰ کہ صحیح مسلم میں نبی ﷺ کا ارشاد ہے : ”جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے ہی

نہیں ہے۔“ (صحیح مسلم، حدیث: ۱۰۱-۱۰۲)

اور ایک حدیث میں نبی ﷺ نے فرمایا:

وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ.....: ”کہ پانچ آدمی اہل جہنم میں سے ہیں،..... اور ان میں سے ہی ایک یہ بتایا:

رَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِي إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ .

وہ شخص جو شب و روز آپ کے اہل و مال میں دھوکہ کر رہا ہو۔“ (صحیح مسلم بحوالہ تحقیق الکبائر للذہبی از محمد عبدالرزاق حمزہ

ص: ۲۵۹)

③ دوسروں کو پریشان کر کے خود ان کا تماشا دیکھنا : اس رسم کی ادائیگی کا سب سے اہم عنصر یہ ہے کہ دوسروں کو ”الو

بنانے“ کے نام سے عارضی طور پر ہی سہی مگر ذہنی طور پر پریشان کیا جائے اور اس کو پریشانی کے عالم میں دیکھ کر خود اسکا تماشا

دیکھا جائے۔ اسلام نے اس اور دیگر ہر قسم کی ایذا رسانی سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے۔

اور اس رسم کی قباحت اس وقت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب اسکا ارتکاب کسی کمزور دل مسلمان بہن بھائی سے کیا جائے۔ کیونکہ پریشانی کے اچانک جھٹکا سے وہ بیہوش ہو جائے گا، اور امراض قلب میں مبتلا لوگوں کا ایسے میں ہارٹ فیل ہو جانا اور وفات پا جانا بھی کوئی بعید از قیاس بات نہیں ہے۔

ایسے مواقع پر پھر وہ کہاوت صادق آتی ہے، جسمیں کہتے ہیں کہ ”چڑیوں کی موت اور گنواروں کی ہنسی“ [چڑیاں دی موت تے گنواراں دا ہاسا]۔

(۴) **کفار کی مشابہت** : اپریل فول کی رسم کافروں کی ایجاد کردہ ہے، چنانچہ جب اس رسم بد کی جڑوں کی کھوج لگائی جائے تو یہ سولہویں صدی عیسوی کے فرانسیسیوں کے یہاں تک جانکتی ہیں، اُن دنوں اُن کے کیلنڈر کا پہلا مہینہ اپریل ہوا کرتا تھا اور 1564ء میں انھوں نے اپنا کیلنڈر بدلا اور جنوری کو پہلا مہینہ قرار دے لیا۔ اس وقت جن لوگوں نے اس تبدیلی کو قبول نہ کیا انھوں نے یکم اپریل کو لوگوں کو مختلف طریقوں سے اُلٹو بنایا۔ سب سے پہلے جو اپریل فول منایا گیا وہ 1698ء کا اپریل تھا۔ اور 1846ء کی 31 مارچ کو ایک انگلش اخبار نے لکھا کہ کل [یکم اپریل] ایک جگہ گدھوں کا ایک بہت بڑا میلہ لگ رہا ہے۔ جب بیشمار لوگ وہاں پہنچ گئے تو وہاں کچھ بھی نہیں تھا، اس طرح سب لوگوں کو اُلٹو بنا کر اپریل فول منایا گیا۔ (بحوالہ ماہنامہ Voice of Islam لاہور، اپریل 1999ء، لوگوں کے سوالات اور مولانا مبشر احمد ربانی کے جوابات)

اپریل فول کی اس بنیادی تاریخ سے معلوم ہوا کہ یہ کافروں کی جاری کردہ رسم ہے، اور اسے اپنانے والا کافروں کی مشابہت کا ارتکاب کرتا ہے جس سے نبی ﷺ نے سختی سے منع فرمایا ہے، جیسا کہ ایک مشہور ارشاد نبوی ﷺ ہے :

مَنْ تَشَبَهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ .

”جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے۔“

(ابوداؤد: ۴۰۳۱، مسند احمد ۵۰/۹۲، مصنف ابن ابی شیبہ ۱۵۰/۱، وطبرانی اوسط، صحیحہ الابانی فی ارواء الغلیل ۱۰۹/۵، حدیث: ۱۲۶۹، صحیح الجامع ۱۰۵۹/۲، حدیث: ۶۱۴۹)

”اپریل فول کی رسم میں یہ چاروں امور یعنی جھوٹ، دھوکہ دہی، دوسروں کو اذیت دینا اور کفار کی مشابہت کرنا شامل ہوتے ہیں، اسی لئے اس رسم کو حرام و ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔“

